سوال: حضرت ابوبکرؓ کی شخصیت و سیرت سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے؟
یا حضرت عمرؓ کی عہد خلافت کے اہم واقعات پر روشنی ڈالئے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کا نام دور جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرتؐ نے اس کو بدل کر عبد اللہ کر دیا۔ صدیق اور عتیق لقب ہیں اور ابوبکر کنیت ہے۔ آپ کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے۔ آپ کے والد ابو قحافہ اور والدہ ام الخیر تمیم قبیلہ کے افراد تھے۔ جو قریش کی ایک شاخ تھی۔ والد اور والدہ دونوں مسلمان ہوگئے۔

حضرت ابوبکرؓ کی ولادت آنحضرتؐ کے دو یا ڈھائی سال بعد ہوئی۔ نوجوانی ہی کے زمانے سے ان کے اخلاق پسندیدہ اور خصائل شریفانہ تھے۔ وہ صاحب دولت تھے۔ غریبوں اور محتاجوں کا بار اٹھاتے تھے۔ قریش میں محبوب اور ہر دلعزیز تھے۔ ابتدا ہی سے وہ آنحضرتؐ کے ساتھی اور مصاحب تھے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی تو سب سے پہلے جس شخص نے اس کو قبول کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق ہی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں نے جس شخص کے سامنے اسلام پیش کیا اس میں اس کی طرف سے کچھ نہ کچھ جھجھک ضرور دیکھی لیکن ابوبکر نے بلا تردد اس کو تسلیم کر لیا۔

ایمان لانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ اشاعت اسلام میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک کار رہے۔ دین کی حمایت، اللہ کی رضا جوئی اور نبی صلعم کی امداد میں اپنا اکثر مال صرف کر دیا تھا۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس — صدیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس (علامہ اقبال)

اسلام قبول کرنے والے غلاموں کو اس کے سنگدل آقاؤں سے خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ مشرکین مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آکر جب مسلمانوں کی ایک جماعت حبشہ کو جانے لگی تو حضرت ابوبکرؓ بھی اس جماعت کے ساتھ تھے۔ لیکن راستہ سے قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ نے روک لیا اور پناہ دینے کا وعدہ کیا۔

سردار ابن الدغنہ نے قریش کے سرداروں کو ملامت کی اور کہا کہ ابوبکرؓ ایسا شخص جو محتاجوں کو کھلاتا ہے اور غریبوں کی مہمان نوازی کرتا ہے، مصیبت زدوں کی دستگیری کرتا ہے اس کو تم لوگ ستاتے ہو اور گھر سے نکالتے ہو؟ قریش ابن الدغنہ کی بات سے متاثر ہوگئے۔

ابوبکرؓ کو اپنے گھر میں رہنے اور مخفی طور پر عبادت کرنے کی اجازت دینے پر راضی ہوگئے۔ لیکن یہ صورت کچھ دنوں کے بعد ابوبکرؓ کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ وہ مخفی طور پر اپنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے ابن الدغنہ کو اس کی پناہ واپس کر دی اور کہا کہ "اللہ تعالیٰ کی پناہ میرے لئے کافی ہے۔" پھر مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلعم کو ہجرت کا حکم آگیا۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس راہ میں رفیق سفر حضرت ابوبکرؓ ہی تھے۔

حضرت ابوبکرؓ میں دو اوصاف نمایاں طور پر پائی جاتی تھی۔ پختگی عزم اور رقت قلب۔ پختگی عزم میں حضرت ابوبکرؓ کی یہ حالت تھی کہ جو مہم در پیش ہو اس پر غور و فکر سے کام لیتے تھے۔ ارباب حل و عقد سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ جب راستہ متعین ہو جاتا تو اس پر چل پڑتے تھے۔ پھر کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ رقت قلب کا یہ حال تھا کہ ایک درد مند انسان کی طرح دوسروں کے مصائب کو دیکھ کر غمگین ہو جاتے تھے۔ آنکھیں اشک بار ہو جاتی تھی۔ ان دونوں خوبیوں نے حضرت ابوبکر کو عزیمت کا پیکر بنا دیا تھا۔

مسند خلافت پر فائز ہو کر آپؓ نے متعدد اہم ترین امور میں اہلیت، دور اندیشی اور بہترین حکمت عملی کا ثبوت پیش کیا۔ جیش اسامہ، فتنہ ارتداد، طلیحہ، مسیلمہ کذاب، طیور عرب، ایران، روم وغیرہ کے جنگی معاملات میں آپ کی بہترین فکر اور قیادت نے اسلام کو سربلند کیا۔

جیشِ اسامہؓ :- حضرت ابوبکرؓ نے پختگئ عزم کا بہترین ثبوت جیشِ اسامہؓ کے معاملہ میں پیش فرمایا۔ ۸ھ میں جنگ موتہ رومیوں سے ہوئی تھی۔ اس جنگ میں زید بن حارث وغیرہ شہید ہوئے تھے۔ اس جنگ کے انتقام کے لئے آنحضرت نے مرض الموت سے قبل ایک لشکر تیار کیا تھا۔ اس کا سردار اسامہؓ کو مقرر فرمایا تھا۔ جب اس لشکر کے کوچ کا وقت آیا تو آنحضرتﷺ بیمار ہوگئے اس لئے لشکر رک گیا۔ حضورِ اکرم کے انتقال کے بعد قبائل عرب میں ارتداد کی خبریں آنی شروع ہوگئی لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو مشورہ دیا کہ اسامہؓ کی مہم کو ختم کر دیا جائے۔

لیکن حضرت ابوبکرؓ نے مشورہ قبول نہ کیا اگر وہ ایسا کرتے تو حکم رسول کی مخالفت کا پہلا قدم امت میں پڑ جاتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کو بھیجنے کا قطعی حکم دے دیا تھا۔ حضرت اسامہ کو ~~رخصت~~ رخصت کرنے خود حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عبدالرحمن دور تک ان کے رکاب کے ساتھ پیدل جا رہے تھے۔ اس فوج میں حضرت عمرؓ بھی شریک تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت اسامہؓ سے درخواست کی کہ اگر مناسب سمجھا جائے تو حضرت عمر کو میری مدد کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ اس درخواست کو حضرت اسامہؓ نے قبول فرمالیا۔ یہ جمہوریت کا بہترین عمل تھا۔ یہ لشکر اللہ کو مدینہ سے روانہ ہوا۔ چالیس روز کے بعد کامیابی کے ساتھ مدینہ واپس آ گیا۔ اس کی کامیابی کے بہترین نتائج سامنے آئے۔

فتنہ ارتداد :- حضرت اسامہؓ کی واپسی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اسامہ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر ان کی فوج کو بھی ان کے ساتھ چھوڑ دیا اور خود صحابہ کی جمعیت لے کر مرتدین سے مقابلہ کے لئے بنفسِ نفیس نکلے۔ پہلا پڑاؤ مقام ابرق میں کیا بنی عبس سے مقابلہ ہوا اور مقاتلہ ہوئی۔ وہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ آگے بڑھ کر بنی ذبیان کو مغلوب کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آ گئے۔

اب اسامہؓ کے لشکر کے لوگ تازہ دم ہو چکے تھے۔ اس لئے گیارہ فوجی دستے بنا کر اطراف کے باغی قبائل سرکوبی کے لئے بھیجا۔ خالد بن ولید، عکرمہ بن ابی جہل، شرجیل بن حسنہ، مہاجر بن ابی امیہ، حذیفہ بن محصن و دیگر اکابر صحابہ قیادت فرما رہے تھے۔ اس طرح فتنہ ارتداد ختم ہوگئی۔

طلحہ بن تمیم و مالک بن نویرہ، مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ تمام جھوٹے دعویدار تھے۔ جو عظیم فتنہ ثابت ہوئے۔ جن کو بتدریج پوری قوت سے دبانے میں حضرت ابوبکرؓ کامیاب ہوگئے۔

ایران، روم کی بڑی سلطنتیں بھی حضرت ابوبکرؓ کے لئے سدِ راہ ثابت ہو رہی تھیں۔ ان حکمرانوں کے ساتھ جنگ ہوئی پاسلام کو بار بھی فتح حاصل ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے سند امور کے تحت اس وقت عرب کو دس حصوں میں تقسیم کیا تھا۔

خلیفہ کا گذارہ :- خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے چھ ماہ تک ذاتی تجارت کرتے رہے۔ لیکن جب خلافت کی ذمہ داری بڑھ گئی تو تجارت ممکن نہ رہا تو بیت المال سے چھ ہزار درہم سالانہ گذارہ پر فرائض منصبی انجام دیتے رہے۔

۷ جمادی الثانی ۱۳ھ کو بخار آیا اور دو ہفتہ جاری رہا۔ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ھ بمطابق ۲۲ اگست ۶۳۴ء کو شام کے وقت ~~انتقال~~ انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ انکے جنازہ کی نماز حضرت عمرؓ نے پڑھائی اور حضرت عائشہ کے حجرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔

فضائل ابوبکرؓ میں چند باتیں قابل امتیاز ہیں۔ وہ مکہ کے معزز و محترم دولت مند تھے۔ وہ بعثت نبوت کے بعد مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ آنحضرت صلعم کی خدمت، حمایت اور رفاقت میں آپ ہمیشہ پیش پیش رہے انہیں فضائل کی وجہ سے انبیاء کے بعد کل بنی نوع انسان سے افضل تسلیم کئے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلعم کی وفات کے بعد جو اختلاف رونما ہوا، انکو ختم کرنے اور فتنہ ارتداد کو جس اولوالعزمی اور دانشمندی کے ساتھ مضبوطی سے مدد کیں آپؓ نے مٹا دیا۔ یہ تمام باتیں آپ کی عظمت اور فوقیت کی نمایاں ثبوت ہیں۔